گھریلو ملازمین کے حقوق اور ان کی ذمہ داریاں

الْخُطْبَةُ الْأُولَى:

الْحَمْدُ لِلَّهِ الْكَبِيرِ الْمُتَعَالِ، عَظَّمَ شَأْنَ الْعَمَلِ وَحَفِظَ حُقُوقَ الْعُمَّالِ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا وَنَبِيَّنَا مُحَمَّدًا عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ، اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ، وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلَى يَوْمِ الدِّينِ.

أَمَّا بَعْدُ: فَأُوصِيكُمْ عِبَادَ اللَّهِ وَنَفْسِي بِتَقْوَى اللَّهِ رَبِّكُمْ، وَحُسْنِ مُعَامَلَةِ غَيْرِكُمْ: ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾[١].

عزیزانِ گرامی، میرے مؤمن بھائیو! اللہ رب العزت نے اپنی حکمتِ بالغہ کے تحت تمام مخلوقات پر روزی تقسیم فرمائی ہے، چنانچہ کسی کو زیادہ نوازا ہے تو کسی کو اس سے کم، اسی طرح اللہ رب العزت نے ہر انسان کے اندر صلاحیتیں بھی مختلف اور جداگانہ ودیعت فرمائی ہیں، تاکہ وہ ایک دوسرے کی باہمی ضروریات کو پورا کر سکیں، ایک دوسرے کو اپنی صلاحیتوں کے مطابق فائدہ پہنچا سکیں، اور یوں ان کا روزگارِ زندگی چل سکے، ان کی زندگیاں آسان ہوں، ان کے مفادات کا تحفظ ہو اور ان کی ضروریات پایہ تکمیل کو پہنچتی رہیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَعِيشَتَهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجَاتٍ لِيَتَّخِذَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا سُخْرِيًّا﴾، ہم نے ہی دنیوی زندگی میں ان کی روزی کے ذرائع بھی ان کے درمیان تقسیم کر رکھے ہیں اور ہم نے ہی ان میں سے ایک کو دوسرے پر درجات میں فوقیت دی

ہے، تاکہ وہ ایک دوسرے سے کام لے سکے، یعنی ہر انسان دوسرے کا محتاج ہے اور اسی سے زندگی کا نظام چلتا ہے[٢] چنانچہ قدرت کے اسی حکیمانہ نظام کے تحت اللہ رب العزت کی ایک نعمت ہمارے گھریلو ملازمین ہیں، جو گھریلو کام کاج میں اہل خانہ کی مدد کرتے ہیں، ان کا بوجھ ہلکا کرتے ہیں، اُمورِ خانہ داری میں معاونت کرتے ہیں، **تو میرے بھائیو!** یہ ایک عظیم نعمت ہے جس کا شکر ادا کرنا ہم پہ واجب ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ﴾[٣]. اگر تم نے واقعی شکر ادا کیا تو میں تمہیں اور زیادہ عطا کروں گا، چنانچہ گھریلو ملازمین کا شکریہ ہے کہ ہم ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں، ان کے کام پر انہیں دعائیہ کلمات سے نوازیں تاکہ ان کی دلجوئی ہو، ان سے خوش کلامی سے بات کریں تاکہ انہیں خوشی و فرحت محسوس ہو، کیونکہ حدیث پاک میں آتا ہے «مَنْ لَمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللَّهَ»[٤]. جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کیا، اسی طرح ہم پر یہ بھی لازم ہے کہ ہم ان کی عزتِ نفس کا خیال رکھیں، ان سے خوش اسلوبی کا برتاؤ کریں، اور یہ نہ دیکھیں کہ ان کا دین و مذہب کیا ہے، ان کا ملک و وطن کیا ہے، کیونکہ وہ ہمارے دن بھر کے کاموں کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھائے رکھتے ہیں، اپنے شہروں اور گھروں کو خیر آباد کہہ کر ہمارے ہاں آبَسے ہیں، تاکہ وہ رزقِ حلال کما کر اپنی ضروریات پوری کر سکیں پنے بال بچوں کی پرورش کر سکیں، اور اپنے معاشی حالات بہتر کر سکیں، لہٰذا ان کے ساتھ حسن سلوک کرنا اہلِ کرم کی شان ہے، ان کے ساتھ رحمدلی کا برتاؤ اچھے اَخلاق والوں کی پہچان ہے، اور انہیں یہ احساس دلانا کہ وہ ہمارے ہی گھر کے ایک فرد ہیں یہ

شریفوں کی صفات ہیں، نبی کریم صاحبِ خُلق عظیم ﷺ کا فرمان ہے:«إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ، جَعَلَهُمُ اللَّهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ، فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ»[٥].

یاد رکھو تمہارے ملازمین اور کارندے تمہارے بھائی ہیں، اللہ نے (اپنی کسی مصلحت کی بنا پر) انہیں تمہارے ماتحت بنا رکھا ہے تو جس کے ماتحت اس کا کوئی بھائی ہو تو اس کو بھی وہی کھلائے جو وہ خود کھاتا ہے اور وہی کپڑا اسے پہنائے جو وہ خود پہنتا ہے، یعنی یہ گھریلو ملازمین جو ہماری معاونت کرتے ہیں یہ ہمارے بھائیوں کی طرح ہیں، تو ہمیں بھی چاہیے کہ ان کے لیے معقول اور مناسب نظم کریں ضرورت کے مطابق ان کے طعام وقیام کا بندوبست کریں، صاف ستھرے کپڑے اور اچھے علاج معالجہ کی سہولت انہیں میسر کریں، اور ان کے ساتھ اَچھے برتاؤ کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ ان کی طاقت سے زیادہ ہم ان پر بوجھ نہ ڈالیں، انہیں ایسے کاموں پر مجبور نہ کریں جو وہ تنِ تنہا کرنے کی سَکَت نہ رکھتے ہوں، نبی مکرم رسول معظم ﷺ کا ارشاد ہے:«وَلَا تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ»[٦]. ان کو اتنے کام کی تکلیف نہ دو کہ ان کے لیے مشکل ہو جائے اور اگر ان پر کوئی سخت کام ڈالو تو تم خود بھی ان کی مدد کرو.

میرے بھائیو! یاد رکھیے کہ یہ بالکل بھی مناسب نہیں کہ ہم بچوں کی تربیت کی ذمہ داری بھی گھریلو کارندوں پر ڈال دیں، کیونکہ بچوں کی اچھی پرورش کرنا ہمارا فریضہ ہے اور اپنے اقدار واَطوار کے مطابق ان کی تربیت کرنا یہ ہماری اپنی ذمہ داری ہے، علاوہ اَزیں ہمیں چاہیے کہ ہم گھریلو ملازمین

کو گھر کے آداب و اخلاق سے متعارف کروائیں، انہیں گھر کی رازداری اور پردہ داری کی تلقین کریں، اہلِ خانہ کا احترام کرنا سکھائیں، چھوٹوں اور بڑوں کے ساتھ اچھے انداز سے پیش آنے کی تعلیم دیں، انہیں ان کے اپنے حقوق کی مکمل آگاہی دیں، ان کی پوری اجرت ادا کریں، اور ان کی تنخواہوں کی ادائیگی میں ہرگز تاخیر سے کام نہ لیں، اللہ رب العزت ایک حدیث قدسی میں ارشاد فرماتے ہیں: «ثَلَاثَةٌ أَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ». تین طرح کے لوگ ایسے ہیں کہ جن کے خلاف قیامت کے دن میں خود مدعی بنوں گا، اور ان میں ایک وہ شخص ہے: «رَجُلٌ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَاسْتَوْفَى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهِ أَجْرَهُ»(٧). وہ شخص جس نے کوئی مزدور اجرت پر رکھا، پھر اس سے پوری طرح کام لیا، لیکن اس کی مزدوری نہیں دی.

اللہ کے نیک بندو! جو کوئی بھی اپنے گھر کے لیے کسی ملازم کا انتخاب کرے تو اسے چاہیے کہ اپنے معاملے کو صاف اور واضح رکھے، کام کی نوعیت اور اس کی شرائط پہلے سے طے کرے، اور جو بھی گھریلو ملازم اس کے پاس کام کرے تو اسے اچھی طرح اس کے فرائض اور ذمہ داریوں سے آگاہ کرے، جن چیزوں کی امانت داری اس پر ضروری ہے ان کی وضاحت کرے، چنانچہ اسے بتائے کہ بچوں کی دیکھ بھال ایک امانت ہے، گھر کے رازوں کی حفاظت ایک امانت ہے، گھر کا سامان ایک امانت ہے، چنانچہ گھریلو ملازمین پر لازم ہے کہ وہ ان امانتوں کی حفاظت کریں، اور ہر قسم کی خیانت سے بچیں، ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمَانَاتِ إِلَى أَهْلِهَا﴾(٨). یقیناً اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ تم امانتیں ان کے حق داروں تک پہنچاؤ، اسی طرح تمام

ملازمین پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنا کام مکمل مہارت اور خوش اسلوبی سے انجام دیں، نبی مکرم رسول معظم ﷺ کا ارشاد ہے: «إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ إِذَا عَمِلَ أَحَدُكُمْ عَمَلًا أَنْ يُتْقِنَهُ»(٩). بلاشبہ اللہ رب العزت کو یہ پسند ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کو کام کرے تو پوری مہارت کے ساتھ کرے. اسی طرح گھر یا دکان کے ملازمین پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ اپنا کام مکمل امانت داری سے انجام دیں، اور اس میں کسی قسم کے دھوکہ اور فریب سے اجتناب کریں، رسول کریم ﷺ کا فرمان ہے: «مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا»(١٠). جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں. علاوہ ازیں گھریلو ملازمین کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ گھر کی عزت و ناموس کا خیال رکھیں، گھر کے پردہ اور پرائیویسی کو ملحوظ خاطر رکھیں، گھر میں چلتے پھرتے اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اور اللہ رب العزت کے اس فرمان پر کاربند رہیں: ﴿قُل لِّلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ﴾(١١). مؤمن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں، اسی طرح یہ بھی انہیں زیب نہیں دیتا کہ وہ اہل خانہ کی باتوں کی ٹوہ میں لگے رہیں، یا امور خانہ کی خیر خبر جانچنے کی کوشش کریں، یا ان کے رازوں کا افشا کریں، یا خاموشی سے گھر والوں کی تصویر یا ویڈیو بنائیں اور اسے شائع کریں، ارشاد رب قدیر ہے: ﴿وَلَا تَجَسَّسُوا﴾(١٢). اور کسی کی ٹوہ میں نہ لگو"، الغرض گھریلو ملازمین کو چاہیے کہ وہ ملکی قوانین کا احترام کریں اور معاشرے کی عادات و روایات کی پاسداری کریں، کیونکہ یہی عہد سے وفا اور یہی معاہدے کی تکمیل ہے، اور یہی احسان کا بدلہ احسان ہے،

رب کریم کا ارشاد ہے:﴿هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ﴾[١٣].اچھائی کا بدلہ اچھائی کے سوا اور کیا ہے؟

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ﴾[١٤].

أَقُولُ قَوْلِي هَذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللَّهَ لِي وَلَكُمْ، فَاسْتَغْفِرُوهُ.

الْخُطْبَةُ الثَّانِيَةُ:

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَحْدَهُ، وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى مَنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ.

أَمَّا بَعْدُ: میرے مؤمن بھائیو: انسان کی کمال دانشمندی اور اس کی بصیرت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ گھریلو ملازمین صرف مستند اور لائسنس یافتہ اداروں ہی سے طلب کرے، تاکہ اس کا مال بھی محفوظ ہو، اس کے گھر کی حفاظت بھی ہو، اور اس کے حقوق کی بھی رعایت ہو.

اللہ کے نیک بندو! ہوشیار رہیے، چوکنے رہیے اور کسی بھی غیر معتمد اور نامعلوم ادارے سے گھریلو ملازمین طلب نہ کریں، اور نہ ہی کسی ایسی تھرڈ پارٹی سے اس سے سلسلے میں کوئی رابطہ کریں کہ جن کے پاس حکومتی لائسنس نہ ہو، تاکہ آپ کسی بھی ناگہانی آفت و پریشانی سے بچ سکیں، اور خود کو اور اہل خانہ کو کسی بھی نقصان سے بچا سکیں، رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:«لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ»[١٥]. نہ کسی کو نقصان پہنچاؤ نہ کسی سے نقصان اٹھاؤ.

میرے بھائیو! وطنِ عزیز متحدہ عرب امارات نے ایسے منظم قوانین وضع کیے ہیں، جو تمام ملازمین کے حقوق کی ضمانت دیتے ہیں، انہیں ان کی ذمہ داریوں سے آگاہ کرتے ہیں، ان کے معاملات کو منظم ومرتب کرتے ہیں، ان کے معاہدوں کو دستاویزی شکل دے کر مضبوط بناتے ہیں، ان

کے استحصال کو روکتے ہیں اور ان کی عزتِ نفس کی حفاظت کرتے ہیں، لہٰذا ہمیں ان کوششوں پر شکر گزار ہونا چاہیے، تمام وضع کردہ قوانین کی پابندی کرنی چاہیے، ان کی خلاف ورزی سے بچنا چاہیے، اور قوانین سے بچنے کا کوئی غیر آئینی راستہ تلاش نہیں کرنا چاہیے، تاکہ ہمارے گھر محفوظ رہیں ہماری دکان اور ہماری تجارت محفوظ رہے اور ہمارے حقوق پامال ہونے سے بچے رہیں

هَذَا وَصَلِّ اللَّهُمَّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا وَنَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ خَاتَمِ الْمُرْسَلِينَ، وَعَلَى آلِهِ وَزَوْجَاتِهِ الطَّاهِرَاتِ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِينَ، وَصَحْبِهِ الْغُرِّ الْمَيَامِينِ، وَارْضَ اللَّهُمَّ عَنْ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيٍّ، وَعَنْ سَائِرِ الصَّحَابَةِ الْأَكْرَمِينَ.

اللَّهُمَّ احْفَظْ دَوْلَةَ الْإِمَارَاتِ مِنْ كُلِّ الْجِهَاتِ، اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْتَوْدِعُكَ قِيَادَتَهَا وَأَهْلَهَا، وَمَنْ يَعِيشُ عَلَى أَرْضِهَا.

اللَّهُمَّ احْفَظِ الشَّيْخَ مُحَمَّدَ بْنَ زَايِدٍ رَئِيسَ الدَّوْلَةِ بِحِفْظِكَ، وَكُنْ لَهُ عَوْنًا وَسَنَدًا، وَهَادِيًا وَمُسَدِّدًا، وَبَارِكْ فِي عُمْرِهِ وَعَمَلِهِ، اللَّهُمَّ وَفِّقْهُ وَنُوَّابَهُ وَإِخْوَانَهُ حُكَّامَ الْإِمَارَاتِ، وَوَلِيَّ عَهْدِهِ الْأَمِينَ؛ لِمَا تُحِبُّهُ وَتَرْضَاهُ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الشَّيْخَ زَايِدَ، وَالشَّيْخَ رَاشِدَ، وَشُيُوخَ الْإِمَارَاتِ الَّذِينَ انْتَقَلُوا إِلَى رَحْمَتِكَ، وَأَدْخِلْهُمْ بِفَضْلِكَ فَسِيحَ جَنَّاتِكَ.

اللَّهُمَّ اشْمَلْ شُهَدَاءَ الْوَطَنِ بِوَاسِعِ رَحْمَتِكَ، وَارْفَعْ دَرَجَاتِهِمْ فِي جَنَّتِكَ.

اللَّهُمَّ ارْحَمِ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ: الْأَحْيَاءَ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتَ.

عِبَادَ اللَّهِ: اذْكُرُوا اللَّهَ الْعَظِيمَ الْجَلِيلَ يَذْكُرْكُمْ، وَاشْكُرُوهُ عَلَى نِعَمِهِ يَزِدْكُمْ. وَأَقِمِ الصَّلَاةَ.

---

(١) الحشر: ١٨.
(٢) تفسير ابن كثير: ٧/٢٢٦.

(٣) إبراهيم: ٧
(٤) الترمذي: ٢٠٧٠.
(٥) متفق عليه.
(٦) متفق عليه.
(٧) البخاري: ٢٢٧٠.
(٨) النساء: ٥٨.
(٩) شعب الإيمان: ٤٩٢٩.
(١٠) مسلم: ١٠١.
(١١) النور: ٣٠.
(١٢) الحجرات: ١٢.
(١٣) الرحمن: ٦٠.
(١٤) النساء: ٥٩.
(١٥) ابن ماجه: ٢٣٤٠، وأحمد: ٢٢٧٧٨.